امام جعفر صادق اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کے "مولا علی علیہ السلام اپنے ساتھ جنگ کرنے والوں کو نہ کافرکہتے تھے اور نہ ہی منافق بلکہ کہتے تھے "وہ تو ہمارے بھائی ہیں جنہوں نے ہمارے ساتھ بغاوت کی"

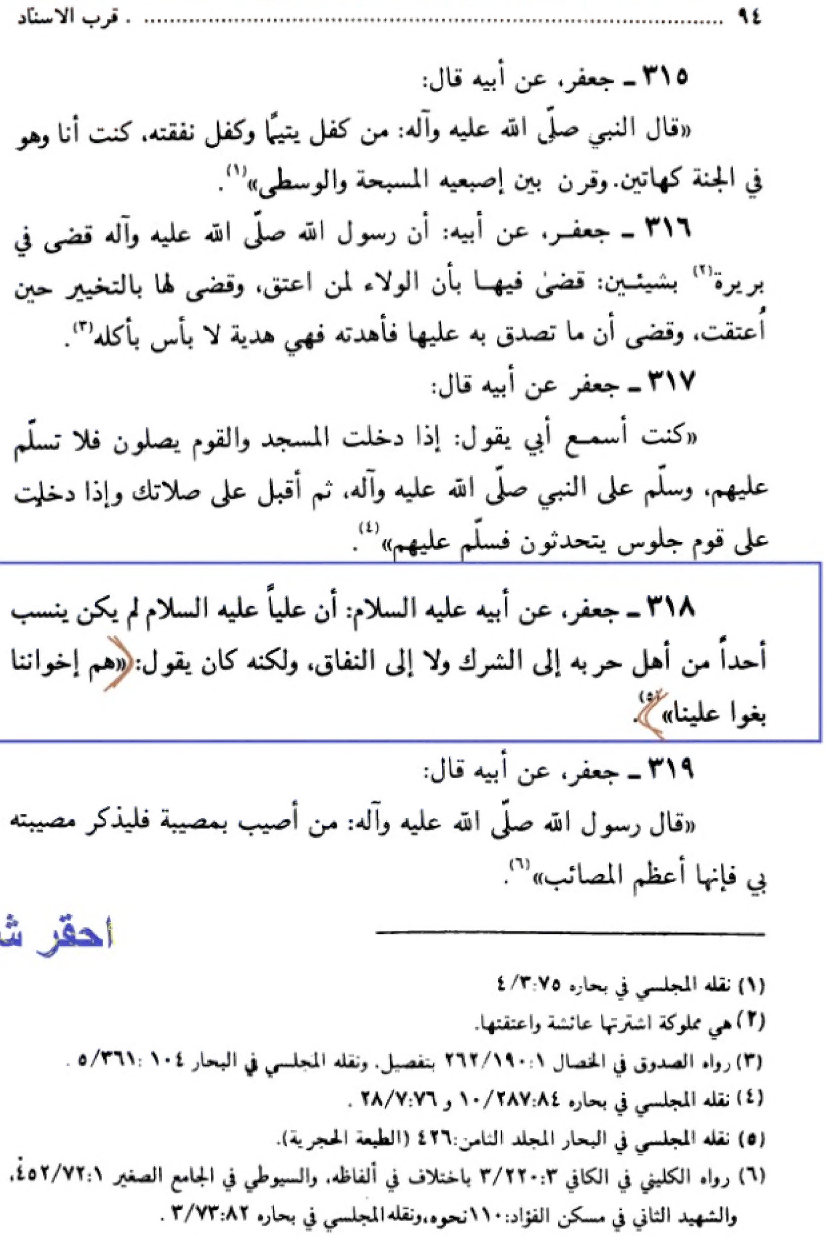

٣١٥ ـ جعفر، عن أبيه قال:

«قال النبي صلّى الله عليه وآله: من كفل يتيمًا وكفل نفقته، كنت أنا وهو في الجنة كهاتين. وقرن بين إصبعيه المسبحة والوسطى»[1].

٣١٦ ـ جعفر، عن أبيه: أن رسول الله صلّى الله عليه وآله قضى في بريرة[2] بشيئين: قضىٰ فيها بأن الولاء لمن اعتق، وقضى لها بالتخيير حين أُعتقت، وقضى أن ما تصدق به عليها فأهدته فهي هدية لا بأس بأكله[3].

٣١٧ ـ جعفر عن أبيه قال:

«كنت أسمع أبي يقول: إذا دخلت المسجد والقوم يصلون فلا تسلّم عليهم، وسلّم على النبي صلّى الله عليه وآله، ثم أقبل على صلاتك وإذا دخلت على قوم جلوس يتحدثون فسلّم عليهم»[4].

٣١٨ ـ جعفر، عن أبيه عليه السلام: أن علياً عليه السلام لم يكن ينسب أحداً من أهل حربه إلى الشرك ولا إلى النفاق، ولكنه كان يقول: «هم إخواننا بغوا علينا»[5].

٣١٩ ـ جعفر، عن أبيه قال:

«قال رسول الله صلّى الله عليه وآله: من أصيب بمصيبة فليذكر مصيبته بي فإنها أعظم المصائب»[6].

---

(١) نقله المجلسي في بحاره ٧٥:٣/٤.

(٢) هي مملوكة اشترتها عائشة واعتقتها.

(٣) رواه الصدوق في الخصال ١:١٩٠/٢٦٢ بتفصيل. ونقله المجلسي في البحار ١٠٤ :٣٦١/٥ .

(٤) نقله المجلسي في بحاره ٨٤:٢٨٧/١٠ و ٧٦:٧/٢٨ .

(٥) نقله المجلسي في البحار المجلد الثامن:٤٢٦ (الطبعة الحجرية).

(٦) رواه الكليني في الكافي ٣:٢٢٠/٣ باختلاف في ألفاظه. والسيوطي في الجامع الصغير ١:٧٢/٤٥٢، والشهيد الثاني في مسكن الفؤاد:١١٠نحوه، ونقله المجلسي في بحاره ٨٢:٧٣/٣ .

مولا علی، امیر معاویہ بھائی بھائی

مولا علی، امیر معاویہ بھائی بھائی

احقر شیخ

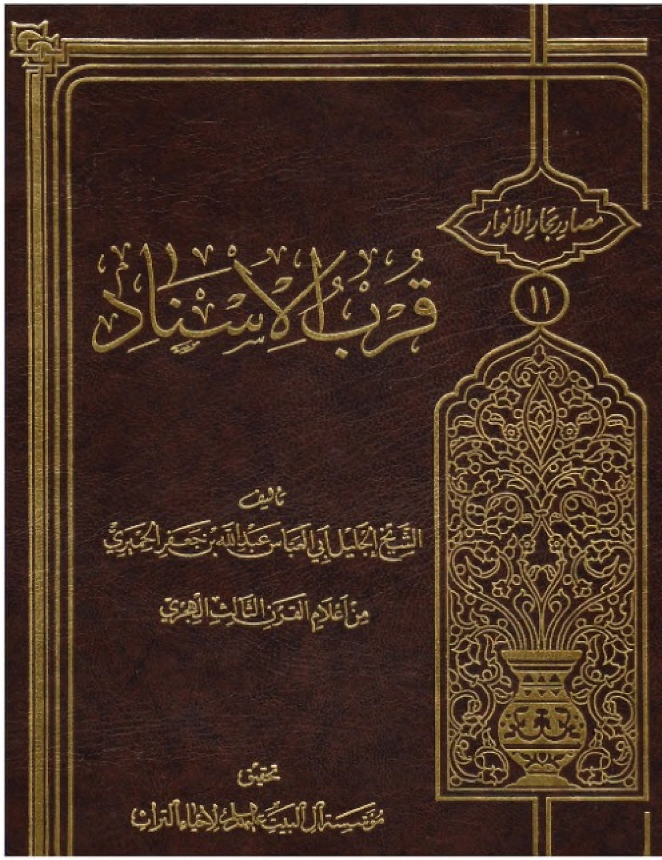
مصادر بحار الأنوار
١١
قرب الإسناد
تأليف
الشيخ الجليل أبي العباس عبد الله بن جعفر الحميري
من أعلام القرن الثالث الهجري
تحقيق
مؤسسة آل البيت عليهم السلام لإحياء التراث

إِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ إِخْوَةٌ

(سورۃ حجرات آیت نمبر 10)

ترجمہ: مومن تو ایک دوسرے کے بھائی ہیں

اگر سیدنا امیر معاویہ مومن نہ ہوتے تو مولا علی کبھی انکو اپنا بھائی نہ فرماتے

سیدنا معاویہ کی بیعت سیدنا حسن اور حسین دونوں نے کی تھی

ائمہ معصومین تو سیدنا معاویہ کو امام مان لیں اور شیعہ گالیاں دے؟

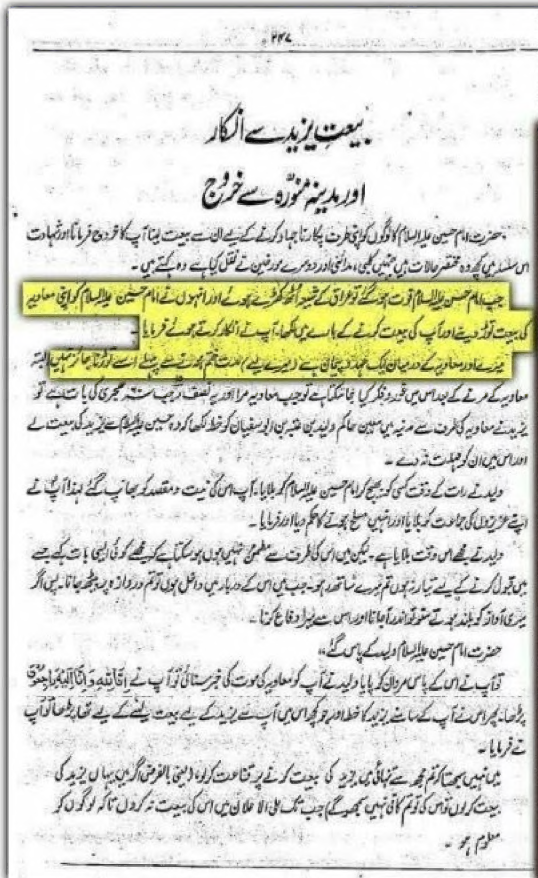

بیعتِ یزید سے انکار
اور مدینہ منورہ سے خروج

حضرت امام حسین علیہ السلام کا لوگوں کو اپنی طرف پکارنا جہاد کرنے کے لیے ان سے بیعت لینا آپ کا خروج فرمانا اور شہادت اس سلسلہ میں کچھ وہ مختصر حالات ہیں جنہیں کلبی، مدائنی اور دوسرے مورخین نے نقل کیا ہے وہ کہتے ہیں۔

جب امام حسن علیہ السلام فوت ہو گئے تو عراق کے شیعہ اٹھ کھڑے ہوئے اور انہوں نے امام حسین علیہ السلام کو اپنی معاویہ کی بیعت توڑ دینے اور آپ کی بیعت کرنے کے بارے میں لکھا۔ آپ نے انکار کرتے ہوئے فرمایا۔

میرے اور معاویہ کے درمیان ایک عہد و پیمان ہے (میرے لیے) مدت ختم ہونے سے پہلے اسے توڑنا جائز نہیں البتہ معاویہ کے مرنے کے بعد اس میں غور و فکر کیا جا سکتا ہے تو جب معاویہ مرا اور یہ نصف رجب سنہ ۶۰ ہجری کی بات ہے تو یزید نے معاویہ کی طرف سے مدینہ میں معین حاکم ولید بن عتبہ بن ابوسفیان کو خط لکھا کہ وہ حسین علیہ السلام سے یزید کی بیعت لے اور اس میں ان کو مہلت نہ دے۔

ولید نے رات کے وقت کسی کو بھیج کر امام حسین علیہ السلام کو بلایا۔ آپ اس کی نیت و مقصد کو بھانپ گئے لہذا آپ نے اپنے عزیزوں کی جماعت کو بلایا اور انہیں مسلح ہونے کا حکم دیا اور فرمایا۔

ولید نے مجھے اس وقت بلایا ہے۔ لیکن میں اس کی طرف سے مطمئن نہیں ہوں ہو سکتا ہے کہ مجھے کوئی ایسی بات کہے جسے میں قبول کرنے کے لیے تیار نہ ہوں تم میرے ساتھ رہو۔ جب میں اس کے دربار میں داخل ہوں تو تم دروازہ پر بیٹھ جانا۔ پس اگر میری آواز کو بلند ہوتے سنو تو اندر آ جانا اور اس سے میرا دفاع کرنا۔

حضرت امام حسین علیہ السلام ولید کے پاس گئے۔

تو آپ نے ان کے پاس مروان کو پایا ولید نے آپ کو معاویہ کی موت کی خبر سنائی تو آپ نے اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن پڑھا۔ پھر اس نے آپ کے سامنے یزید کا خط اور جو کچھ اس میں آپ سے یزید کے لیے بیعت لینے کے لیے تھا پڑھا تو آپ نے فرمایا۔

میں نہیں سمجھتا کہ تم مجھ سے تنہائی میں یزید کی بیعت کرنے پر قناعت کرو (یعنی بالفرض اگر میں یہاں یزید کی بیعت کر لوں تو اس کو تم کافی نہیں سمجھو گے جب تک علی الاعلان میں اس کی بیعت نہ کروں تاکہ لوگوں کو معلوم ہو۔

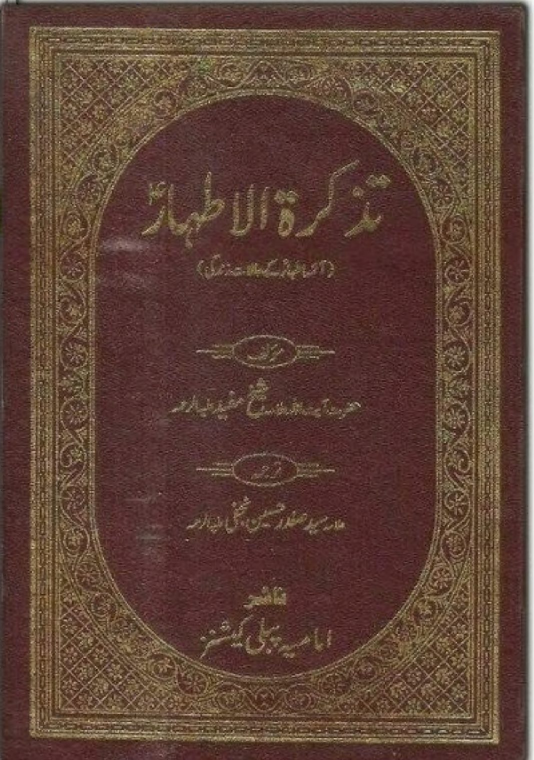
تذکرۃ الاطہار ؑ
مؤلف
حضرت آیۃ اللہ شیخ مفید علیہ الرحمہ
مترجم
علامہ سید صفدر حسین نجفی علیہ الرحمہ
ناشر
امامیہ پبلی کیشنز

جب حضرت حسن رضی اللہ عنہ کا انتقال ہوا تو شیعوں نے حضرت حسین رضی اللہ عنہ کو لکھا کہ وہ معاویہ سے علیحدہ ہو جائیں اور اپنی بیعت ختم کر دیں ۔۔۔!!!

کتاب الرافضۃ الارشاد للشیخ المفید الجز الثانی الصفحۃ ۳۲

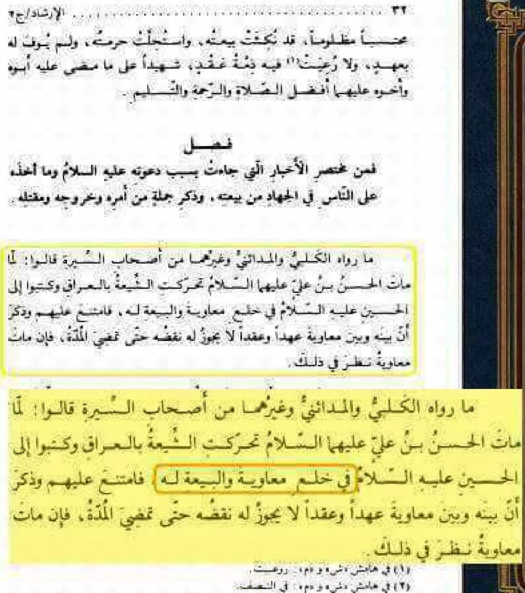

محتسباً مظلوماً، قد نُكِثَتْ بيعتُه، واستُحِلَّتْ حرمتُه، ولم يُوفَ له بعهدٍ، ولا رُعِيَتْ[1] فيه ذِمّةُ عقدٍ، شهيداً على ما مضى عليه أبوه وأخوه عليهما أفضل الصّلاة والرّحمة والتّسليم.

فصل

فمن مختصرِ الأخبارِ الّتي جاءتْ بسببِ دعوته عليه السّلامُ وما أخذَه على النّاسِ في الجهادِ من بيعته، وذكرِ جملةٍ من أمرِه وخروجِه ومقتلِه.

ما رواه الكَلبيُّ والمدائنيُّ وغيرُهما من أصحاب السِّيرة قالوا: لمّا ماتَ الحسنُ بنُ عليٍّ عليهما السّلامُ تحرّكتِ الشّيعةُ بالعراقِ وكتبوا إلى الحسينِ عليه السّلامُ في خلعِ معاويةَ والبيعةِ له، فامتنعَ عليهم وذكرَ أنّ بينَه وبينَ معاويةَ عهداً وعقداً لا يجوزُ له نقضُه حتّى تمضيَ المُدّةُ، فإن ماتَ معاويةُ نظرَ في ذلكَ.

ما رواه الكَلبيُّ والمدائنيُّ وغيرُهما من أصحاب السِّيرة قالوا: لمّا ماتَ الحسنُ بنُ عليٍّ عليهما السّلامُ تحرّكتِ الشّيعةُ بالعراقِ وكتبوا إلى الحسينِ عليه السّلامُ في خلعِ معاويةَ والبيعةِ له، فامتنعَ عليهم وذكرَ أنّ بينَه وبينَ معاويةَ عهداً وعقداً لا يجوزُ له نقضُه حتّى تمضيَ المُدّةُ، فإن ماتَ معاويةُ نظرَ في ذلكَ.

---

[1] في هامش «ش» و«م»: رُوعيت.

[2] في هامش «ش» و«م»: في النصف.

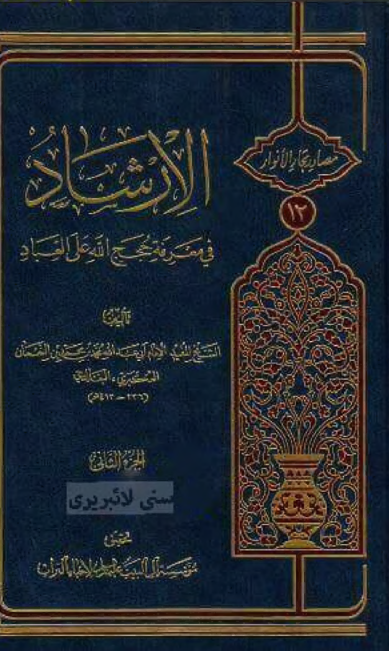
مصادر بحار الأنوار
١٢
الإرشاد
في معرفة حجج الله على العباد
تأليف
الشيخ المفيد الإمام أبي عبد الله محمد بن محمد بن النعمان
العكبري البغدادي
(٣٣٦ - ٤١٣ هـ)
الجزء الثاني
سنی لائبریری
تحقيق
مؤسسة آل البيت عليهم السلام لإحياء التراث

حضرت امام حسنؓ نے امیر معاویہؓ کی بیعت کو دنیا و مافیہا سے افضل جانا

امام حسنؓ نے امیر معاویہؓ سے جب صلح کرلی تو کچھ لوگوں نے آکر ان کے بیعت کر لینے پر ان کی ملامت کی تو اس کے جواب میں امام حسنؓ نے فرمایا تمہاری بربادی ہو تم نہیں جانتے میں نے جو کچھ کیا اللہ کی قسم! دنیا و مافیہا سے میرے شیعوں کے لیے بہتر ہے کیا تم جانتے نہیں ہو کہ میں تمہارا امام ہوں اور تم پر میری اطاعت لازم کر دی گئی اور میں جنت کے دو سرداروں میں سے ایک ہوں جن کی سیادت کو حضورؐ نے بطور نص بیان فرمایا

احتجاج طبرسی جلد دوم ص ۸

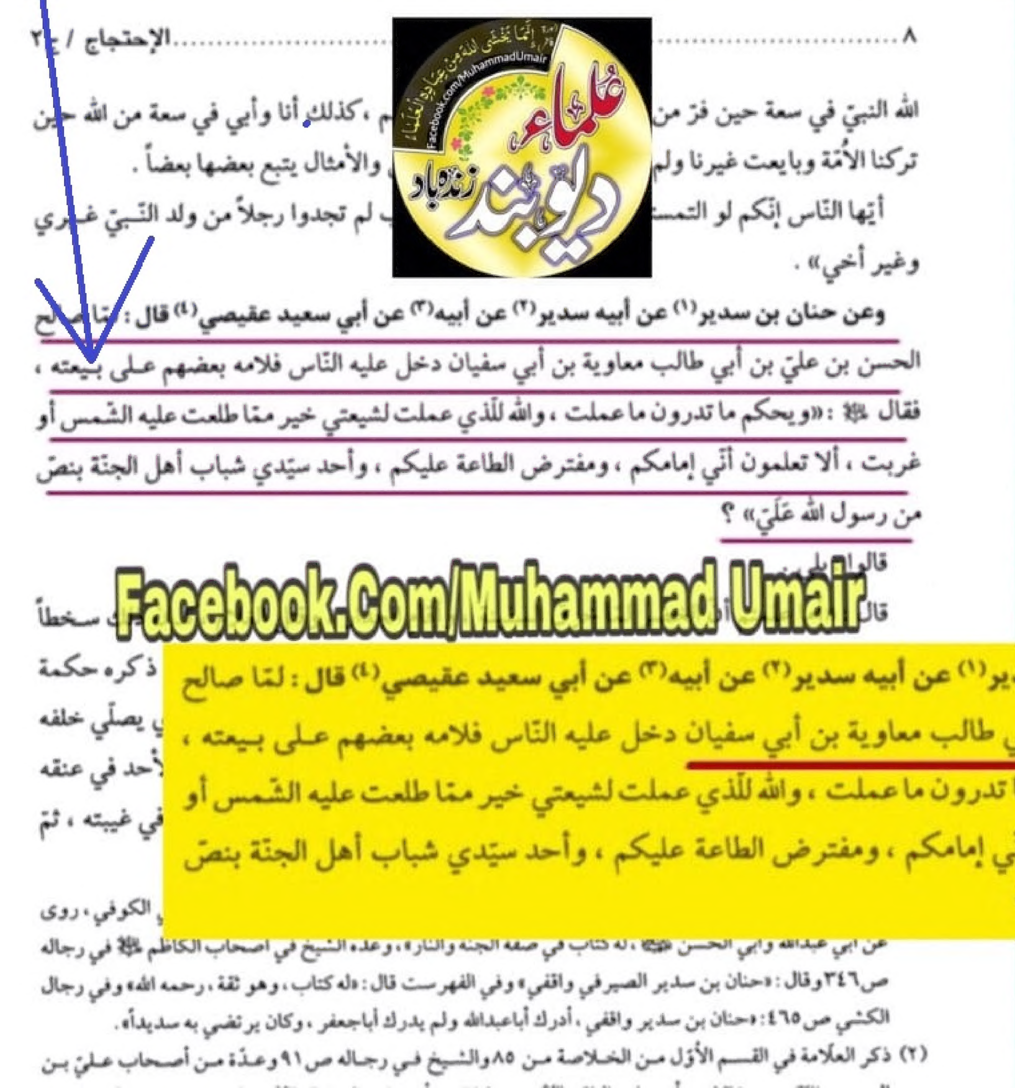

الله النبيّ في سعة حين فرّ من ... م ، كذلك أنا وأبي في سعة من الله حين
تركنا الأُمّة وبايعت غيرنا ولم ... والأمثال يتبع بعضها بعضاً .

أيّها النّاس إنّكم لو التمست ... لم تجدوا رجلاً من ولد النّبيّ غيري
وغير أخي» .

وعن حنان بن سدير⁽¹⁾ عن أبيه سدير⁽²⁾ عن أبيه⁽³⁾ عن أبي سعيد عقيصي⁽⁴⁾ قال : لمّا صالح الحسن بن عليّ بن أبي طالب معاوية بن أبي سفيان دخل عليه النّاس فلامه بعضهم على بيعته ، فقال ﷺ : «ويحكم ما تدرون ما عملت ، والله للّذي عملت لشيعتي خير ممّا طلعت عليه الشّمس أو غربت ، ألا تعلمون أنّي إمامكم ، ومفترض الطاعة عليكم ، وأحد سيّدي شباب أهل الجنّة بنصّ من رسول الله ﷺ» ؟

قالوا : ب

Facebook.Com/Muhammad Umair

سخطاً
ذكره حكمة
يصلّي خلفه
لأحد في عنقه
في غيبته ، ثمّ

وعن حنان بن سدير⁽¹⁾ عن أبيه سدير⁽²⁾ عن أبيه⁽³⁾ عن أبي سعيد عقيصي⁽⁴⁾ قال : لمّا صالح الحسن بن عليّ بن أبي طالب معاوية بن أبي سفيان دخل عليه النّاس فلامه بعضهم على بيعته ، فقال ﷺ : «ويحكم ما تدرون ما عملت ، والله للّذي عملت لشيعتي خير ممّا طلعت عليه الشّمس أو غربت ، ألا تعلمون أنّي إمامكم ، ومفترض الطاعة عليكم ، وأحد سيّدي شباب أهل الجنّة بنصّ من رسول الله ﷺ» ؟

الكوفي ، روى عن أبي عبدالله وأبي الحسن ﷺ ، له كتاب في صفة الجنة والنار ، وعدّه الشيخ في أصحاب الكاظم ﷺ في رجاله ص٣٤٦ وقال : «حنان بن سدير الصيرفي واقفي» وفي الفهرست قال : «له كتاب ، وهو ثقة ، رحمه الله» وفي رجال الكشي ص٤٦٥ : «حنان بن سدير واقفي ، أدرك أباعبدالله ولم يدرك أباجعفر ، وكان يرتضي به سديداً» .

(٢) ذكر العلّامة في القسم الأوّل من الخلاصة ص ٨٥ والشيخ في رجاله ص ٩١ وعدّه من أصحاب عليّ بن

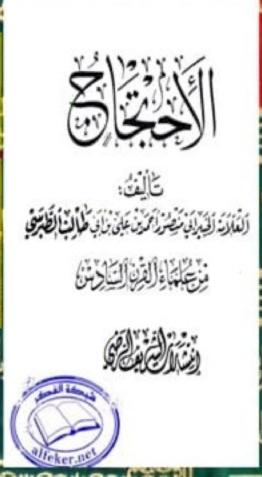

الأحتجاج

تأليف :
العلامة الخبير أبي منصور أحمد بن علي بن أبي طالب الطبرسي

من علماء القرن السادس

منشورات الشريف الرضي

شبكة الفكر
alfeker.net

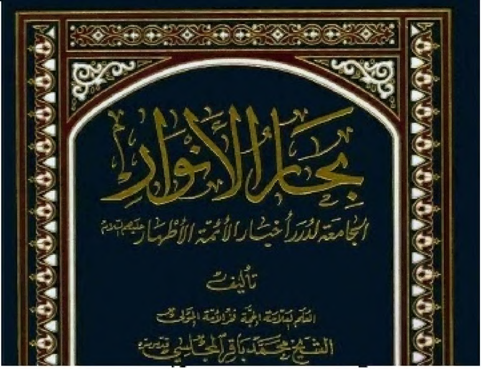

بحار الأنوار
الجامعة لدرر أخبار الأئمة الأطهار عليهم السلام
تأليف
العلم العلامة الحجة فخر الأمة المولى
الشيخ محمد باقر المجلسي قدس سره

أقول: قال عبد الحميد بن أبي الحديد: قال أبو الفرج الأصفهانيّ: حدَّثني محمّد بن أحمد أبو عبيد، عن الفضل بن الحسن البصريّ، عن أبي عمرويه، عن مكّيّ بن إبراهيم، عن السريّ بن إسماعيل، عن الشعبيّ، عن سفيان بن اللّيل قال أبوالفرج: وحدَّثني أيضاً محمّد ابن الحسين الأشنانيّ وعليّ بن العبّاس، عن عباد بن يعقوب، عن عمرو بن ثابت، عن الحسن بن الحكم، عن عديّ بن ثابت عن سفيان قال: أتيت الحسن بن عليّ عليه السلام حين بايع معاوية فوجدته بفناء داره وعنده رهط، فقلت: السلام عليك يا مذلّ المؤمنين، قال: وعليك السّلام يا سفيان انزل فنزلت فعقلت راحلتي ثمَّ أتيته فجلست إليه فقال: كيف قلت يا سفيان؟ قال: قلت: السلام عليك يا مذلّ المؤمنين فقال: ما جرَّ هذا منك إلينا؟ فقلت: أنت والله بأبي أنت وأُمّي أذللت رقابنا حين أعطيت هذا الطاغية البيعة، وسلّمت الأمر إلى اللّعين ابن آكلة الأكباد، ومعك مائة ألف كلّهم يموت دونك، وقد جمع الله عليك أمر النّاس

اگر معاویہ رض صحابی ہوا تو میری زوجہ کو طلاق ہو

جس دور میں امام علیؑ خراسان میں تھے تو ایک شخص نے کہا اگر معاویہ رض
صحابی ہوا تو میری زوجہ کو طلاق ہو
فقہاء نے فتویٰ دے دیا کہ اس کی زوجہ کو طلاق ہو گئی ہے
عیون اخبار الرضا جلد دوم صفحہ نمبر 190

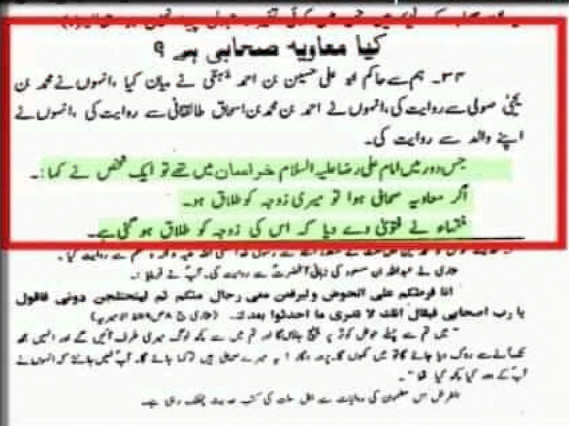

کیا معاویہ صحابی ہے ؟

۳۳۔ ہم سے حاکم ابو علی حسین بن احمد بیہقی نے بیان کیا، انھوں نے محمد بن یحییٰ صولی سے روایت کی، انھوں نے احمد بن محمد بن اسحاق طالقانی سے روایت کی، انھوں نے اپنے والد سے روایت کی۔

جس دور میں امام علی رضا علیہ السلام خراسان میں تھے تو ایک شخص نے کہا:۔
اگر معاویہ صحابی ہوا تو میری زوجہ کو طلاق ہو۔
فقہاء نے فتویٰ دے دیا کہ اس کی زوجہ کو طلاق ہو گئی ہے۔

انا فرطکم علی الحوض ولیرفعن معی رجال منکم ثم لیختلجن دونی فاقول یا رب اصحابی فیقال انک لا تدری ما احدثوا بعدک۔

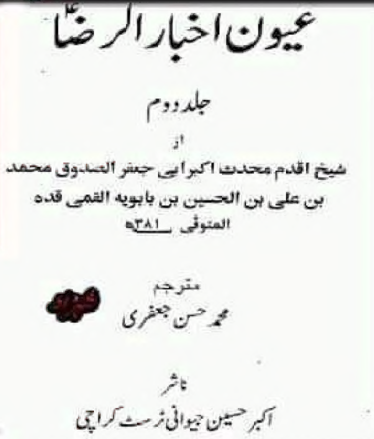

عیون اخبار الرضاؑ

جلد دوم

از

شیخ اقدم محدث اکبر ابی جعفر الصدوق محمد
بن علی بن الحسین بن بابویہ القمی قدہ
المتوفی ۳۸۱ھ

مترجم
محمد حسن جعفری

ناشر
اکبر حسین جیوانی ٹرسٹ کراچی

احقر شيخ

الخامس: فيما ورد في حقّه

من رسول الله صلى الله عليه وآله ورواه عليه السلام في إمامته(١)

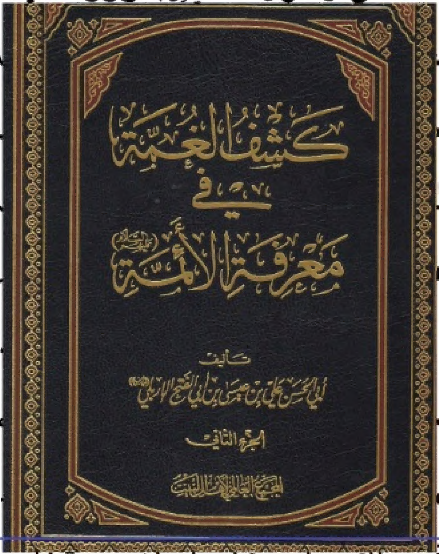
كشف الغمة في معرفة الأئمة عليهم السلام

تأليف

أبي الحسن علي بن عيسى بن أبي الفتح الإربلي

الجزء الثاني

المجمع العالمي لأهل البيت

قال ابن طل له معقود، ونقله مشهود، وظلّه
ممدود، وورد حه منضود، وهو من أسنى
السجايا(٢) والم الإشارات النبويّة، والأفعال
والأقوال الطاه ب، وسَمَقَت(٣) بالحسن عليه السلام إلى
أشرف شُرَف من جميع الجوانب، فإنّ من
امتطى مطا رس مناكب الكواكب، فبَخٍ بَخٍ لمن
خصّه الله تعالى

فمنها ما اتّفقت الصحاح على إيراده، وتطابقت على صحّة إسناده، وروي مرفوعاً إلى أبي بكرة نُفَيع بن الحارث الثقفي قال: رأيت رسول الله صلى الله عليه وآله والحسن ابن عليّ إلى جنبه وهو يُقبل على النّاس مرّة وعليه مرّة ويقول: «إنّ ابني هذا سيّد، ولعلّ الله أن يصلح به بين فئتين من المسلمين عظيمتين». رواه الجنابذي(٤).

---

(١) خ، م: «وإمامته».

(٢) الخَضد: القَطع. وخضد الشجر: قطع شَوكه. والطَّلح هنا: الموز. والنضود: الّذي جعل بعضه فوق بعض. نَضَد متاعَه: وضع بعضَه على بَعض. وأنضاد الجبال: جنادل بعضها فوق بعض، وكذا أنضاد السحاب. والسجايا: الطبائع. (الكفعمي).

(٣) سَمَق سُموقاً: أي علا وطال. (الصحاح).

(٤) مطالب السؤول: ١: ١٨٨.

والحديث ونحوه أخرجه أبوداود الطيالسي في مسنده: ص ١١٨ ح ٨٧٤، وعبد الرزّاق في المصنّف: ١١: ٤٥٢ ح ٢٠٩٨١، والحميدي في مسنده: ٢: ٣٤٨ ح ٧٩٣، وابن الجعد في مسنده: ٢: ١١٢١ ح ٣٢٩٩، وابن سعد في ترجمة الحسن عليه السلام: (٤٢ـ٤٦)، وأحمد في

ط

حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ نے حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ سے صلح کی

تو شیعوں نے آپ پر حملہ کر دیا آپ کا مال اسباب لوٹ لیا۔ (جلاء العیون جلد 1 صفحہ 369

(ملا باقر مجلسی مشہور شیعہ عالم ہیں کوئی شیعہ یا شیعہ نواز جواب دے گا کہ امام رضی اللہ عنہ کا فیصلہ غلط تھا؟)

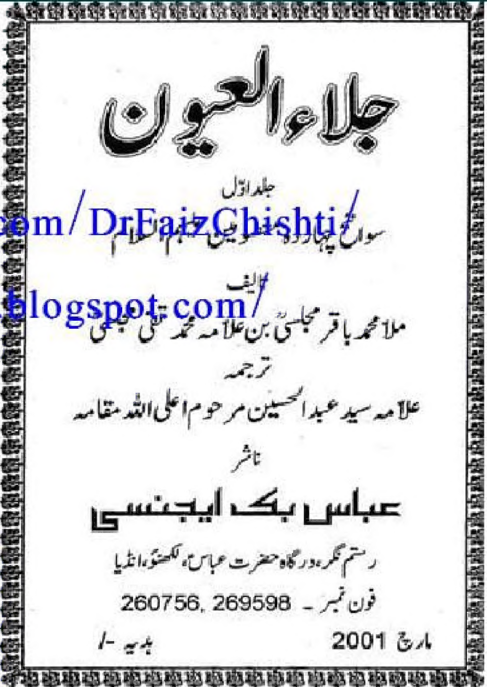

جلاء العیون

جلد اوّل

سوانح چہاردہ معصومین علیہم السلام

تالیف

ملا محمد باقر مجلسیؒ بن علامہ محمد تقی مجلسی

ترجمہ

علامہ سید عبد الحسین مرحوم اعلی اللہ مقامہ

ناشر
عباس بک ایجنسی
رستم نگر، درگاہ حضرت عباس، لکھنؤ، انڈیا
فون نمبر - 260756, 269598
مارچ 2001 ہدیہ -/

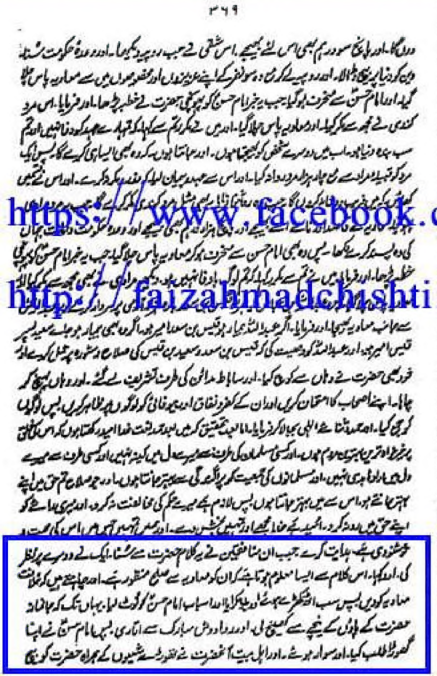

وراں گا۔ اور پانچ سو درہم بھی اس لئے بھیجے۔ اس شقی نے جب روپیہ دیکھا۔ اور وعدہ حکومت سنا دین کو دنیا پر بیچ ڈالا۔ اور روپیہ لے کر مع دو سو نفر کے اپنے عزیزوں اور مخصوصوں میں سے معاویہ پاس چلا گیا۔ اور امام حسنؑ سے منحرف ہو گیا۔ جب یہ خبر امام حسنؑ کو پہنچی۔ حضرت نے خطبہ پڑھا۔ اور فرمایا۔ اس مرد کندی نے مجھ سے مکر کیا۔ اور معاویہ پاس چلا گیا۔ اور میں نے کئی مرتبہ تم سے کہا کہ تمہارے عہد کو وفا نہیں۔ اور تم سب بندہ دنیا ہو۔ اب میں دوسرے شخص کو بھیجتا ہوں۔ اور جانتا ہوں کہ وہ بھی ایسا ہی کرے گا۔ پس ایک مرد کو قبیلہ مراد سے مع چار ہزار مرد روانہ کیا۔ اور اس سے عہد و پیمان لیا کہ وفا بکار کرے۔ اور اس نے قسمیں [illegible] کی وہ پسند کرے لکھا۔ پس وہ بھی امام حسنؑ سے منحرف ہو کر معاویہ پاس چلا گیا۔ جب یہ خبر امام حسنؑ کو پہنچی خطبہ پڑھا۔ اور فرمایا [illegible] سے جانب معاویہ بھیجا۔ اور فرمایا۔ اگر عبید اللہ بیمار ہو۔ قیس بن سعد امیر ہو۔ اگر وہ بھی بیمار ہو جائے سعید پسر قیس امیر ہو۔ اور عبید اللہ کو وصیت کی کہ قیس بن سعد و سعید بن قیس کی صلاح و مشورہ پر عمل کرے۔ اور خود بھی حضرت نے وہاں سے کوچ کیا۔ اور ساباط مدائن کی طرف تشریف لے گئے۔ اور وہاں پہنچ کر چاہا۔ اپنے اصحاب کا امتحان کریں اور ان کے کفر و نفاق اور بے وفائی کو لوگوں پر ظاہر کریں۔ پس لوگوں کو جمع کیا۔ اور حمد و ثنائے الٰہی بجا لا کر فرمایا۔ اما بعد تحقیق کہ میں بعنایت خدا امید رکھتا ہوں کہ اس کی خلق پر زیادہ تر خیر خواہ تر ہوں۔ اور کسی مسلمان کی طرف سے دل میں کینہ نہیں ہے۔ اور کسی طرف سے میرے دل میں ارادہ بدی نہیں۔ اور مسلمانوں کی جمعیت کو پراگندگی سے بہتر جانتا ہوں۔ اور جو صلاح تم حق میں اپنے بہتر جانتے ہو۔ اس سے میں بہتر جانتا ہوں۔ پس لازم ہے میرے حکم کی مخالفت نہ کرو۔ اور میری رائے کو اپنے حق میں رد نہ کرو۔ امید ہے خدا مجھے اور تمہیں بخش دے۔ اور جس چیز میں اس کی محبت اور خوشنودی ہے ہدایت کرے۔ جب ان منافقین نے یہ کلام حضرت سے سنا۔ ایک نے دوسرے پر نظر کی۔ اور کہا۔ اس کلام سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ان کو معاویہ سے صلح منظور ہے۔ اور چاہتے ہیں کہ خلافت معاویہ کو دیں۔ پس سب لشکر سے ٹوٹ پڑے اور خیمہ گرا دیا اور اسباب امام حسنؑ کو لوٹ لیا۔ یہاں تک کہ جا نماز حضرت کے پاؤں کے نیچے سے کھینچ لی۔ اور ردا دوش مبارک سے اتار لی۔ پس امام حسنؑ نے اپنا گھوڑا طلب کیا۔ اور سوار ہوئے۔ اور اہل بیت آنحضرت نے تھوڑے سے شیعوں کے ہمراہ حضرت کو بیچ

https://www.facebook.com/DrFaizChishti/
http://faizahmadchishti.blogspot.com/

حضرات ابو بکر صدیق، عمر فاروق، عثمان غنی، مولا علی اور امیر معاویہ رضی عنہم رسول اللہ ﷺ کی تلواریں ہیں۔ (الکافی جلد 5 حصہ اول شیعہ مذہب کی کتاب)

اس شیعہ حدیث کے مطابق رسول اللہ ﷺ کی پانچ تلواریں ہیں جن میں تین عریاں ہیں تیسری تلوار ترک، دیلم، اور کسپین پر چلی۔ اہل سنت اور روافض سب جانتے ہیں کہ یہ علاقے سیدنا ابو بکر، عمر، عثمان، علی، اور معاویہ رضی اللہ عنہم کے دور میں فتح ہوئے اور رسول اللہ ﷺ کی تیسری تلوار انہوں نے چلائی۔ اللہ اکبر کبیرا۔ یہ ہے میرے ابو بکر، عمر، عثمان، علی، اور معاویہ کی شان کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کی تیسری تلوار چلائی۔ جلنے والے رافضی اور سنیوں کے لبادے میں چھپے تفضیلیوں کا منہ کالا

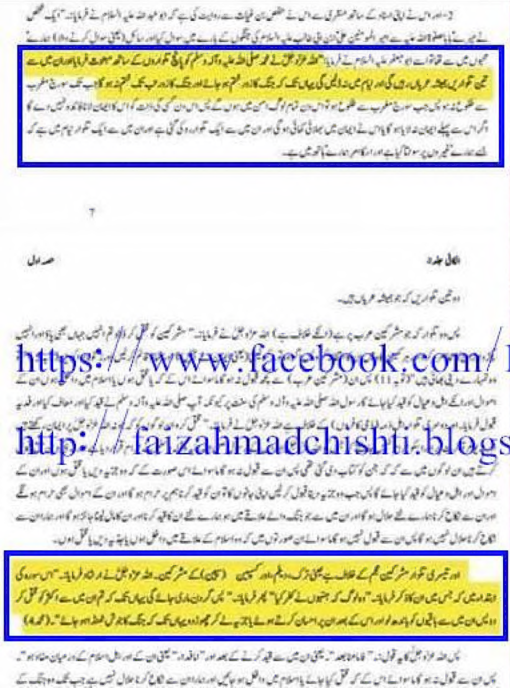

الکافی
1432
2011

https://www.facebook.com/DrFaizChishti/
http://faizahmadchishti.blogspot.com/

مشہور شیعہ عالم ملا باقر مجلسی لکھتے ہیں: حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ حضرت امام حسین کو تحفے اور 10 لاکھ درہم ہر سال بھیجا کرتے تھے اور کبھی ایسے الفاظ نہ
رضی اللہ تعالیٰ عنہ
لکھے جو آپ کے مزاج کے خلاف ہوتے۔ (بحار الانوار جلد نمبر صفحہ نمبر 57)

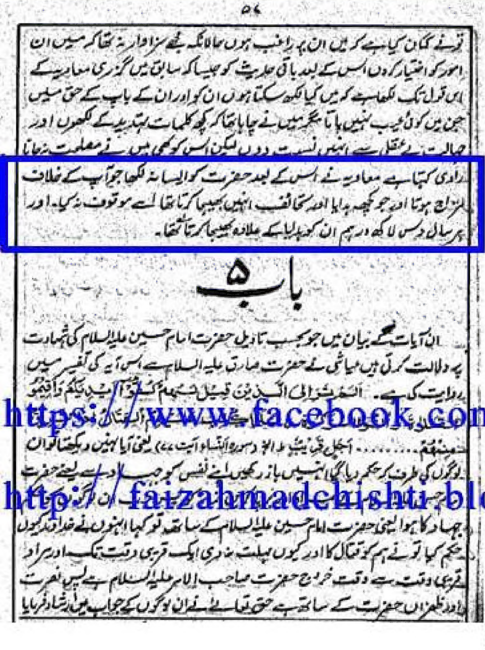

تو نے گمان کیا ہے کہ میں ان پر راغب ہوں حالانکہ مجھے سزاوار نہ تھا کہ میں ان امور کو اختیار کروں اس کے بعد باقی حدیث کو جیسا کہ سابق میں گزری معاویہ کے اس قول تک لکھا ہے کہ میں کیا لکھ سکتا ہوں ان کو اور ان کے باپ کے حق میں جن میں کوئی عیب نہیں پاتا مگر میں نے چاہا تھا کہ کچھ کلمات تہدید کے لکھوں اور جہالت [illegible] عقل سے انہیں نسبت دوں لیکن اس کو [illegible] مصلحت نہ جانا

راوی کہتا ہے معاویہ نے اس کے بعد حضرت کو ایسا نہ لکھا جو آپ کے خلاف مزاج ہوتا اور جو کچھ ہدایا اور تحائف انہیں بھیجا کرتا تھا اسے موقوف نہ کیا۔ اور ہر سال دس لاکھ درہم ان کو ہدایا کے علاوہ بھیجا کرتا تھا۔

باب ۵

ان آیات کے بیان میں جو بسبب تاویل حضرت امام حسین علیہ السلام کی شہادت پر دلالت کرتی ہیں عیاشی نے حضرت صادق علیہ السلام سے اس آیہ کی تفسیر میں روایت کی ہے۔ اَلَمْ تَرَ اِلَی الَّذِیْنَ قِیْلَ لَهُمْ کُفُّوْا اَیْدِیَکُمْ وَاَقِیْمُوْا [illegible] مِنْهُمْ …… اَجَلٍ قَرِیْبٍ ط الخ (سورۃ النساء آیت ۷۷) یعنی آیا نہیں دیکھا تو نے ان لوگوں کی طرف کہ حکم دیا گیا انہیں باز رکھیں اپنے نفس کو جہاد سے یعنی حضرت [illegible] جہاد کا ہوا یعنی حضرت امام حسین علیہ السلام کے ساتھ تو کہا انہوں نے خداوندا کیوں حکم کیا تو نے ہم کو قتال کا اور کیوں مہلت نہ دی ایک قریبی وقت تک اور مراد قریبی وقت سے وقت خروج حضرت صاحب الامر علیہ السلام ہے پس نصرت اور ظفر ان حضرت کے ساتھ ہے حق تعالیٰ نے ان لوگوں کے جواب میں ارشاد فرمایا

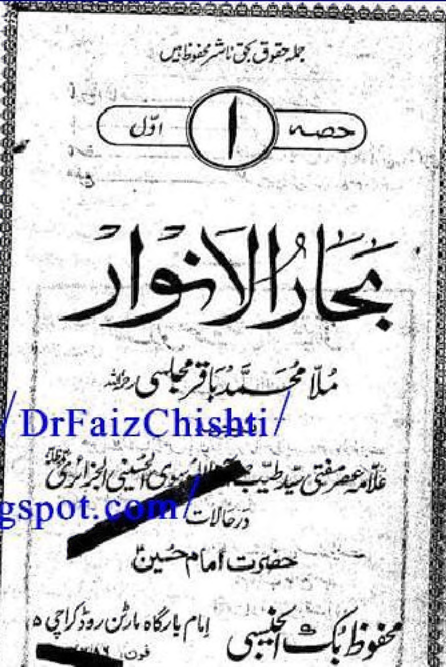

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

حصہ ۱ اوّل

بحار الانوار

ملا محمد باقر مجلسی رحمۃ اللہ

علامہ عصر مفتی سید طیب [redacted] سوی الحسینی الجزائری مدظلہ

در حالات

حضرت امام حسین ؑ

محفوظ بک ایجنسی امام بارگاہ مارٹن روڈ کراچی ۵
[redacted] فون

https://www.facebook.com/DrFaizChishti/
http://faizahmadchishti.blogspot.com/

امام حسن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں معاویہ رضی اللہ عنہ میرے شیعوں سے بہتر ہیں شیعوں نے میرا مال لوٹا مجھے قتل کرنا چاہا (احتجاج طبرسی جلد نمبر 2 صفحہ نمبر 9)

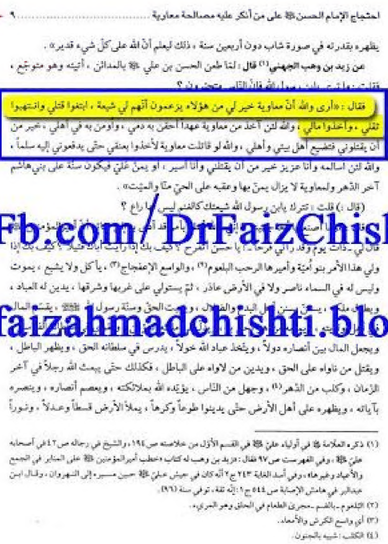

احتجاج الإمام الحسن ﷺ على من أنكر عليه مصالحة معاوية ٩

يظهره بقدرته في صورة شاب دون أربعين سنة ، ذلك ليعلم أنّ الله على كلّ شيء قدير» .

عن زيد بن وهب الجهني[1] قال : لمّا طعن الحسن بن علي ﷺ بالمدائن ، أتيته وهو متوجّع ، فقلت : ما ترى يابن رسول الله فإنّ الناس متحيّرون ؟

فقال : «أرى والله أنّ معاوية خير لي من هؤلاء يزعمون أنّهم لي شيعة ، ابتغوا قتلي وانتهبوا ثقلي ، وأخذوا مالي ، والله لئن آخذ من معاوية عهداً أحقن به دمي ، وأومن به في أهلي ، خير من أن يقتلوني فتضيع أهل بيتي وأهلي ، والله لو قاتلت معاوية لأخذوا بعنقي حتّى يدفعوني إليه سلماً ، والله لئن اسالمه وأنا عزيز خير من أن يقتلني وأنا أسير ، أو يمنّ عليّ فيكون سنّة على بني هاشم آخر الدّهر ولمعاوية لا يزال يمنّ بها وعقبه على الحيّ منّا والميّت» .

(قال :) قلت : تترك يابن رسول الله شيعتك كالغنم ليس لها راع ؟

[illegible] قد أتى [illegible]

قال لي ذات يوم وقد رآني فرحاً : يا حسن أتفرح ؟ كيف بك إذا رأيت أباك قتيلاً ؟ كيف بك إذا ولي هذا الأمر بنو أُميّة وأميرها الرحب البلعوم[2] ، والواسع الإعفجاج[3] ، يأكل ولا يشبع ، يموت وليس له في السماء ناصر ولا في الأرض عاذر ، ثمّ يستولي على غربها وشرقها ، يدين له العباد ، ويطول ملكه ، يستنّ بسنن أهل البدع والضلال ، ويميت الحق وسنّة رسول الله ﷺ ، يقسم المال [illegible] ويجعل المال بين أنصاره دولاً ، ويتّخذ عباد الله خولاً ، يدرس في سلطانه الحق ، ويظهر الباطل ، ويقتل من ناواه على الحق ، ويدين من لاواه على الباطل ، فكذلك حتى يبعث الله رجلاً في آخر الزمان ، وكلب من الدهر[4] ، وجهل من الناس ، يؤيّده الله بملائكته ، ويعصم أنصاره ، وينصره بآياته ، ويظهره على أهل الأرض حتى يدينوا طوعاً وكرهاً ، يملأ الأرض قسطاً وعدلاً ، ونوراً

---

[1] ذكره العلامة ﷺ في أولياء علي ﷺ في القسم الأول من خلاصته ص١٩٤ ، والشيخ في رجاله ص٤٢ في أصحابه علي ﷺ ، وفي الفهرست ص٩٧ فقال : «زيد بن وهب له كتاب خطب أمير المؤمنين ﷺ على المنابر في الجمع والأعياد وغيرهما» ، وفي أسد الغابة ٢٤٣ ج٢ أنّه كان في جيش علي ﷺ حين مسيره إلى النهروان ، وقال ابن عبدالبر في هامش الإصابة ص٥٤٤ ج١ : إنّه ثقة ، توفي سنة (٩٦) .

[2] البلعوم ـ بالضم ـ مجرى الطعام في الحلق وهو المريء .

[3] أي واسع الكرش والأمعاء .

[4] الكلب : شبيه بالجنون .

الأحتجاج
تأليف
٢

Fb.com/ DrFaizChishti/
faizahmadchishti.blogspot.com/

حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: میں حضرت امام حسین رضی عنہ کی بُرائی نہیں کرتا ان میں کوئی عیب ہے ہی نہیں۔ اور آپ امام حسین رضی اللہ عنہ کو تحفے بھیجا کرتے تھے۔ (اِحتجاج طبرِسی حصّہ سوئم، چہارم صفحہ 58 شیعہ عالم کی گواہی)

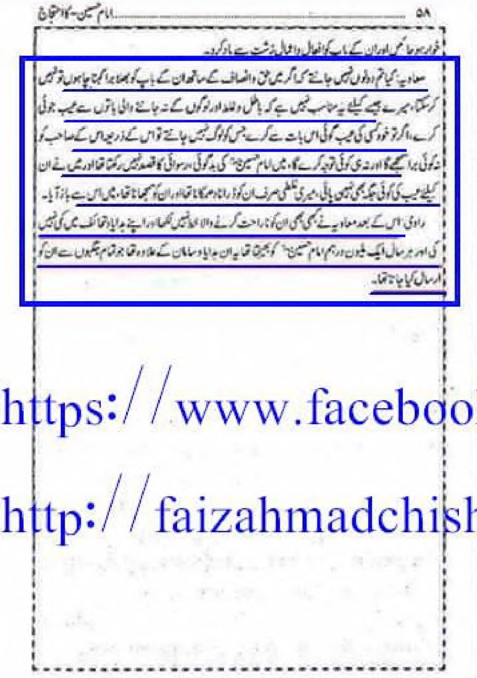

خوار ہو جاؤ حسین اور ان کے باپ کو افعال و اعمالِ زشت سے یاد کرو۔

معاویہ: کیا تم دونوں نہیں جانتے کہ اگر میں حق و انصاف کے ساتھ ان کے باپ کو بھلا برا کہنا چاہوں تو نہیں کرسکتا۔ میرے جیسے کیلئے یہ مناسب نہیں ہے کہ باطل و غلط اور لوگوں کے نہ جانے والی باتوں سے عیب جوئی کرے۔ اگر تو خود کسی کی عیب گوئی اس بات سے کرے جس کو لوگ نہیں جانتے تو اس کے ذریعہ اس کے صاحب کو نہ کوئی برا کہے گا اور نہ ہی کوئی توجہ کرے گا۔ میں امام حسینؑ کی بدگوئی اور رسوائی کا قصد نہیں رکھتا تھا اور میں نے ان کیلئے عیب کی کوئی جگہ بھی نہیں پائی۔ میری غلطی صرف ان کو ڈرانا دھمکانا تھا اور ان کو سمجھانا تھا۔ میں اس سے باز آیا۔

راوی: اس کے بعد معاویہ نے کبھی بھی ان کو ناراحت کرنے والا اقدام نہیں اٹھایا اور اپنے ہدایا و تحائف میں کمی نہیں کی اور ہر سال ایک ملین درہم امام حسینؑ کو بھیجتا تھا یہ ان ہدایا و سامان کے علاوہ تھا جو تمام جگہوں سے ان کو ارسال کیا جاتا تھا۔

احتجاج طبرسی
حصہ سوئم / چہارم
ابو منصور احمد بن علی بن ابی طالب الطبرسی
(از علمائے اوائل قرن ششم)

https:/ / www.facebook.com/ DrFaizChishti

http:/ / faizahmadchishti.blogspot.com/

خطبہ ۴۲

وَمِنْ خُطْبَةٍ لَهُ عَلَيْهِ السَّلَامُ۔

اَيُّهَا النَّاسُ اِنَّ اَخْوَفَ مَا اَخَافُ عَلَيْكُمُ اثْنَانِ: اتِّبَاعُ الْهَوٰى وَطُوْلُ الْاَمَلِ۔ فَاَمَّا اِتِّبَاعُ الْهَوٰى فَيَصُدُّ عَنِ الْحَقِّ۔ وَاَمَّا طُوْلُ الْاَمَلِ فَيُنْسِى الْاٰخِرَةَ۔ اَلَا وَاِنَّ الدُّنْيَا قَدْ وَلَّتْ حَذَّآءَ فَلَمْ يَبْقَ مِنْهَا اِلَّا صُبَابَةٌ كَصُبَابَةِ الْاِنَاءِ اصْطَبَّهَا صَآبُّهَا اَلَا وَاِنَّ الْاٰخِرَةَ قَدْ اَقْبَلَتْ وَلِكُلٍّ مِّنْهُمَا بَنُوْنَ۔ فَكُوْنُوْا مِنْ اَبْنَآءِ الْاٰخِرَةِ۔ وَلَا تَكُوْنُوْا اَبْنَآءَ الدُّنْيَا، فَاِنَّ كُلَّ وَلَدٍ سَيُلْحَقُ بِاُمِّهٖ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَاِنَّ الْيَوْمَ عَمَلٌ وَلَا حِسَابَ وَغَدًا حِسَابٌ وَلَا عَمَلَ۔ (اَقُوْلُ) اَلْحَذَّآءُ السَّرِيْعَةُ وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَرْوِيْهِ جَذَّآءَ بِالْجِيْمِ وَالذَّالِ اَىْ اِنْقَطَعَ دَرُّهَا وَخَيْرُهَا۔

اے لوگو! مجھے تمہارے بارے میں سب سے زیادہ دو باتوں کا ڈر ہے۔ ایک خواہشوں کی پیروی اور دوسرے امیدوں کا پھیلاؤ۔ خواہشوں کی پیروی وہ چیز ہے جو حق سے روک دیتی ہے اور امیدوں کا پھیلاؤ آخرت کو بھلا دیتا ہے۔ تمہیں معلوم ہونا چاہیئے کہ دنیا تیزی سے جا رہی ہے اور اس میں سے کچھ باقی نہیں رہ گیا ہے مگر اتنا ہے کہ جیسے کوئی انڈیلنے والا برتن کو انڈیلے تو اس میں کچھ تری باقی رہ جاتی ہے اور آخرت اِدھر کا رخ لئے ہوئے آ رہی ہے اور دنیا و آخرت ہر ایک والے خاص آدمی ہوتے ہیں تو تم فرزندِ آخرت بنو، اور ابناء دنیا نہ بنو۔ اس لئے کہ ہر بیٹا روزِ قیامت اپنی ماں سے منسلک ہوگا۔ آج عمل کا دن ہے اور حساب نہیں ہے اور کل حساب کا دن ہوگا عمل نہ ہو سکے گا۔ علامہ رضی کہتے ہیں کہ اَلْحَذَّاء کے معنی تیز رو کے ہیں اور بعض نے الجذاء روایت کیا ہے (اس روایت کی بناء پر معنی یہ ہوں گے کہ دنیا کی لذتوں کا سلسلہ جلد ختم ہو جائے گا۔

خطبہ ۴۳

وَمِنْ كَلَامٍ لَهُ عَلَيْهِ السَّلَامُ۔

وَقَدْ اَشَارَ عَلَيْهِ اَصْحَابُهٗ بِالْاِسْتِعْدَادِ لِلْحَرْبِ بَعْدَ اِرْسَالِهٖ جَرِيْرَ ابْنَ عَبْدِ اللّٰهِ الْبَجَلِّيْ اِلٰى مُعَاوِيَةَ۔

جب امیر المومنینؑ نے جریر ابن عبداللہ بجلی کو معاویہ کے پاس (بیعت لینے کے لئے) بھیجا تو آپ کے اصحاب نے آپؑ کو جنگ کی تیاری کا مشورہ دیا۔ جس پر آپ نے فرمایا

اِنَّ اسْتِعْدَادِیْ لِحَرْبِ اَهْلِ الشَّامِ وَجَرِيْرٌ عِنْدَهُمْ اِغْلَاقٌ لِلشَّامِ وَصَرْفٌ لِاَهْلِهٖ عَنْ

میرا جنگ کے لئے مستعد و آمادہ ہونا جبکہ جریر ابھی وہیں ہے۔ شام کا دروازہ بند کرنا ہے اور وہاں کے لوگ بیعت کا ارادہ بھی کریں، تو انہیں اس ارادۂ خیر سے روک دینا ہے۔ بے شک میں نے جریر